بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — Regd. No. L. 5254

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فی پرچہ ۱ر

یوم: چہارشنبہ ★ ۲۷ رجب ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۳ امان ۱۳۳۴ھش ★ ۲۳ مارچ ۱۹۵۵ء | نمبر ۷۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

رات حضور کو کسی قدر بے خوابی کی شکایت رہی آج صبح کچھ ضعف محسوس ہو رہا ہے

احباب حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۲ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے جو اطلاع موصول ہوئی ہے وہ درج ذیل ہے:۔

۲۲ مارچ بوقت ساڑھے دس بجے صبح:۔ شروع رات حضور کو نیند اچھی آ گئی۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی اور کچھ دیر نیند نہیں آئی۔ پھر فجر کی نماز کے بعد حضور نے کچھ دیر آرام فرمایا۔ صبح طبیعت میں کچھ ضعف محسوس ہوتا ہے۔ بلڈ پریشر ۱۱۸ ہے۔ چند دنوں سے حضور کمرے کے اندر کافی ٹہل لیتے ہیں۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

حکومت دستوری کنونشن طلب کرنے اور ایک یونٹ کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے فوری قدم اٹھائے گی

(مسٹر سہروردی)

کراچی ۲۲ مارچ۔ وزیر قانون مسٹر سہروردی نے کہا ہے کہ حکومت نئے دستور کو آخری شکل دینے کی غرض سے کنونشن طلب کرنے اور ایک یونٹ کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے فوری قدم اٹھائے گی۔ کل شام فیڈرل کورٹ کے فیصلے کے بعد انہوں نے ایک پریس ملاقات میں اس بات پر زور دیا کہ ان دونوں کاموں کا بہت جلد پایہ تکمیل کو پہنچانا بہت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا عوام کی طرف سے حکومت پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ نیا دستور بنانے کے علاوہ ایک یونٹ کے منصوبے کو بھی جلد سے جلد عملی جامہ پہنائے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سلسلے میں جو دستوری کنونشن بلائی جائے گی۔ وہ صوبائی اسمبلیوں کے نمائندوں پر مشتمل ہوگی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ دستور مکمل ہونے پر جلد سے جلد عام انتخابات کرائے جائیں گے۔ دوران ملاقات میں مسٹر سہروردی نے فیڈرل کورٹ کے فیصلے کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ ملک گڑبڑ اور بدنظمی کا شکار ہونے سے بچ گیا۔

مشرقی یورپ کے ۸ ملکوں میں مشترکہ فوجی کمان قائم کرنے پر سمجھوتہ ہو گیا

ماسکو ۲۲ مارچ۔ روسی دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ مشرقی یورپ کے ۸ ملکوں کے درمیان ماسکو میں جو مشورے ہوئے تھے ان کی روشنی میں ان ملکوں کے درمیان مشترکہ فوجی کمان بنانے پر مکمل سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ مشرقی یورپ کے ممالک کی ایک ایسی ہی کانفرنس ماسکو میں پچھلے سال بھی منعقد ہوئی تھی۔ جس میں مشرقی یورپ کے ممالک کے علاوہ چین کے نمائندے بھی شریک ہوئے تھے ترجمان نے مزید بتایا کہ اگر مغربی طاقتوں نے پیرس کے معاہدوں کی توثیق کر دی۔ تو مشرقی یورپ کے یہ سب ملک باقاعدہ ایک مشترکہ دفاعی تنظیم بنانے پر رضامند ہو جائیں گے۔

شاہ حسین کی شادی ۱۹ اپریل کو ہو گی

عمان ۲۲ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اردن کے شاہ حسین اور شہزادی دینا کی شادی اگلے مہینہ کی ۱۹ تاریخ کو ہو گی۔

مبلغ امریکہ مکرم مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم پاکستان واپس تشریف لا رہے ہیں

مکرم مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم سوا چھ سال کے لمبے عرصے کے بعد امریکہ سے اپنے وطن واپس تشریف لا رہے ہیں۔ آپ اگست ۱۹۴۸ء میں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے امریکہ تشریف لے گئے تھے آپ ۱۱ اپریل کو کراچی پہنچیں گے۔ احباب ان کی بخیریت واپسی کے لئے دعا فرمادیں۔

(وکیل التبشیر۔ ربوہ)

اردن دونوں دفاعی معاہدوں کے متعلق غیر جانبداری کی پالیسی کا مرتکب رہیگا

حکومت اردن کے سرکاری ترجمان کا اعلان

عمان ۲۲ مارچ۔ حکومت اردن کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ اردن عراق ترکی کے دفاعی معاہدے اور مصر و شام کے مجوزہ دفاعی سمجھوتے کے مسئلہ میں بالکل غیر جانبدار رہے گا۔ اور وہ ان دونوں میں سے کسی ایک میں بھی شامل نہ ہوگا۔ ترجمان نے کل ان دونوں دفاعی سمجھوتوں کے متعلق حکومت اردن کے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے کہا اردن کا یہ موقف اس کی پہلے سے طے شدہ اس پالیسی کے عین مطابق ہے کہ اردن مشرق وسطیٰ سے متعلق کسی ایسے دفاعی سمجھوتے میں شریک نہیں ہوگا جس پر تمام عرب ملکوں کا پورا اتفاق نہ ہو۔

مصر میں عام انتخابات کرانے میں ابھی کئی سال لگینگے

قاہرہ ۲۲ مارچ۔ مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر نے کل بعض غیر ملکی اخبار نویسوں سے ملاقات کے دوران میں کہا کہ مصر میں عام انتخابات کرانے میں ابھی کئی سال لگیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں حقیقی جمہوریت اس وقت ہی قائم ہو سکتی ہے کہ جب سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کا پوری طرح قلع قمع ہو جائے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ کے الیکشن میں دو احباب کی کامیابی

سیالکوٹ (بذریعہ ڈاک) مکرم جناب بابو قاسم دین صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ مطلع فرماتے ہیں کہ اس دفعہ ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ کے الیکشن میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جو حضرات کامیاب ہوئے ہیں۔ ان میں حسب ذیل احباب بھی شامل ہیں:۔

(۱) چوہدری محمود احمد نصر اللہ خان صاحب ڈسکہ

(۲) چوہدری نصر اللہ صاحب پنڈی بھاگو

دعا ہے کہ اللہ کریم ان کو فرائض منصبی ادا کرنے کی توفیق عنایت فرمادیں۔

(آمین)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا
ایڈیٹر روشن دین تنویر

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۵۵ء

خدمتِ اسلام کا شرف

ایک اخباری اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"امریکہ بھر کے کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کلیسا اپنے ارکان سے درخواست کریں گے۔ کہ وہ سمندر پار ملکوں کے ضرورت مندوں کی امداد کے لئے چندہ دیں۔ پروٹسٹنٹ کلیسا جو مہم چلائے گا۔ اس کا مقصد ۹۵ لاکھ ڈالر جمع کرنا ہے جس کو وہ سمندر پار کے ملکوں میں اپنے امدادی کاموں پر خرچ کریگا کیتھولک کلیسا اپنی عالمگیر امدادی سرگرمیوں کے لئے ۵۰ لاکھ ڈالر جمع کرے گا۔ یہ ایک کروڑ ۴۵ لاکھ ڈالر کی امدادی رقوم مختلف ملکوں کی ضروریات کے مطابق تقسیم کی جائیگی"۔

(نوائے وقت ۲۱ مارچ ۱۹۵۵ء)

ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ امداد سمندر پار ملکوں کے کن ضرورت مندوں کو دی جائے گی اور اس امداد کی شکل کیا ہوگی۔ آیا اس سے ضرورت مندوں کو اقتصادی یا طبی امداد بہم پہونچانا مقصود ہے یا محض اس امداد کا مقصد عیسائیت کے تبلیغی مشنوں کے ذریعہ جو دنیا کے کونے کونے میں قائم ہیں عیسائیت کو پھیلانا اور اسے وسیع پیمانے پر فروغ دینا ہے؟ اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ یہ امداد خالصتہً طبی یا اقتصادی نوعیت کی ہوگی۔ اور اس کا عیسائیت کی تبلیغ سے کوئی واسطہ نہ ہوگا تو پھر بھی اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ وہ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کلیسا جو سمندر پار بسنے والے ضرورت مندوں کی امداد کے لئے کروڑوں ڈالر جمع کر سکتے ہیں۔ خود عیسائیت کی تبلیغ کے لئے جو ان کی زندگی کا اصل منتہائے مقصود ہے کیا کچھ رقم فراہم نہ کرتے ہوں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا بھر میں یہی کلیسا اس وقت کروڑوں کروڑ ڈالر لوگوں کو عیسائی بنانے پر خرچ کر رہے ہیں۔ اور ان کے مقابل پر دنیا کو اسلام کی ابدی صداقتوں سے روشناس کرانے والا ہماری مختصر سی جماعت کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ان کروڑوں کروڑ ڈالروں کے مقابلے میں ہماری جماعت کے افراد تبلیغی لحاظ سے جب تک اپنا سب کچھ خدمت اسلام کے لئے پیش نہ کردیں۔ اور اپنے آپ کو اس آیہ کریمہ کا مصداق نہ بنالیں کہ:۔

ان اللّٰہ اشتریٰ من المومنین انفسھم واموالھم بانّ لھم الجنّۃ ؕ

یعنے بلاشبہ اللہ تعالےٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں بھی اور ان کے اموال بھی اس قیمت پر خرید لئے ہیں۔ کہ ان کے لئے بہشت کی جاودانی زندگی ہو۔

اُس وقت تک ہم عیسائیت کے مقابل پر اسلام کو پھیلانے اور ایک عالم کو اس کا گرویدہ بنانے میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ ان حالات میں اگر ہماری آنکھیں نہ کھلیں۔ اور ہم سلسلے اور دین کی ضروریات کے لئے اپنے اموال پیش کرنے میں اسوۂ صدیقی کو ازسرِنو زندہ نہ کریں تو پھر ہم سے بڑھ کر اس دنیا میں اور کوئی غفلت شعار نہ ہوگا۔ اس لئے کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کیا۔ اور پھر اس عہد کو پورا کرنے سے قاصر رہے۔ آج ہم میں سے ہر صاحب استطاعت احمدی کا بدرجہ اولےٰ یہ فرض ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنا سب اندوختہ "امانت خاص تحریکات جدید" کے تحت مرکز میں جمع کرادے۔ تا سلسلے کی ضروریات بھی پوری ہوتی رہیں۔ اور اس کا مال محفوظ بھی رہے اس طرح ہم میں سے ہر شخص کا مال جوں کا توں قائم رہنے کے باوجود اس کے لئے حصول ثواب اور خیر و برکت کا موجب بنتا چلا جائے گا۔ اگر ہم میں سے کسی نے غفلت کی۔ تو وہ اجر عظیم سے اپنے آپ کو خود محروم کرے گا۔ اس لئے کہ ہم میں سے کسی کے شریک ہونے یا نہ ہونے سے سلسلے کے کام نہیں رکیں گے سلسلے کی ضروریات کو پورا کرنے والا خود خدا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"میرا یقین ہے کہ وہ عجیب خدا ان حالات میں بھی عجائب ہی دکھلائے گا انشاءاللہ مشکلات رائی کائی ہوجائیں گی آسمان گرائے گا۔ اور زمین اگائے گی۔ اور خدا کے فرشتے ہر جگہ پر انتظام کرتے پھریں گے۔ کیونکہ آخر وہ میرے دوست اور ساتھی ہیں۔ خدا تعالےٰ نے ہمارے درمیان دوستی اور بھائی چارہ پیدا کیا ہے۔ پس آسمان پر جبرائیل اور زمین پر جبرائیل کے مظہر میرے کام میں لگیں گے۔ پھر مجھے فکر کس بات کی ہو"۔

پس ہم میں سے جو بھی اس انداز کے سلسلے کی ضروریات کو پورا کرنے کی غرض سے امانت خاص میں روپیہ جمع کراتا ہے۔ وہ خدا کے فرشتوں اور ان لوگوں کے ساتھ شامل ہو کر خدمت اسلام کا شرف حاصل کرتا ہے جو اس زمین میں جبرائیل کے مظہر ہیں۔ اور جو بخل سے کام لیتے ہوئے پیچھے ہٹتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو ایک بہت بڑے شرف سے خود محروم کرتا ہے۔ اس کے پیچھے ہٹنے سے سلسلہ کا کچھ نہیں بگڑ سکتا خدا ہم سب کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہنے اور اس عظیم شرف کے حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

احباب سے ایک ضروری گزارش

از مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب طبی خادم

تقریباً بیس سال سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہر سال سندھ تشریف لے جاتے ہیں۔ ہر وہ خادم جو حضور کے ہمراہ سفر کر رہا ہوتا ہے اس منظر کا شاہد ہے کہ مختلف سٹیشنوں پر احباب جماعت احمدیہ کس طرح پروانہ وار حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ اور کس طرح پر محبت اور شفقت کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنے خدام کو شرف ملاقات بخشتے ہیں۔ لیکن حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی موجودہ علالت ایسی ہے کہ حضور ملاقات کی کوفت برداشت نہیں کر سکتے۔ لہٰذا تمام ان احباب سے جو مختلف سٹیشنوں پر حضور کی گاڑی کے پہونچنے پر جوق درجوق ملاقات کے لئے تشریف لایا کرتے ہیں درخواست ہے کہ حضور کے اس دفعہ کے سفر کے موقعہ پر جب سٹیشن پر تشریف لائیں تو ملاقات کو صرف زیارت تک ہی محدود رکھیں مصافحہ یا بات کرنے کی مطلق کوشش نہ فرمائیں۔ کیونکہ لاہور کے تمام معالج ڈاکٹروں نے ملاقاتوں سے سختی سے منع کیا ہے۔

جماعتوں کے امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان اس امر کا انتظام فرمائیں کہ تمام احباب معہ امراء باوقار طریق پر حضور کی گاڑی کے سامنے صف بنا کر کھڑے ہوجائیں۔ کوئی دوست ملاقات کی غرض سے آگے نہ بڑھیں۔ اور نہ کوئی دستی خط وغیرہ پیش کرنے کی کوشش کریں۔ ان کی یہ خاموشی انشاءاللہ گویائی سے بہت زیادہ مفید اور موجب ثواب ثابت ہوگی:

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ مطلع فرماتے ہیں۔

برادر اکبر شیخ نذیر احمد صاحب بلیے عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اور البرٹ وکٹر ہسپتال میں داخل ہیں۔ بارہ دن ہوئے دائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے حالت تشویشناک ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں:

(۲) عزیزم خان عطاء الرحمٰن خان صاحب جو میرے ہمزلف ہیں کا گردے کی پتھری کا اپریشن ہوا ہے۔ جو خدا کے فضل سے کامیاب ہوگیا ہے۔ وہ میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(۳) میں خود بھی بلڈ پریشر سے ابھی تک بیمار رہوں۔ احباب میرے لئے بھی دعا فرماتے رہیں

خاکسار فضل الرحمٰن حکیم افسر لنگر خانہ

امتحان رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس

سنہ ۵۶-۱۹۵۵ کے فرسٹ و فائنل امتحانات رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس کراچی لاہور ڈھاکہ میں دو دفعہ ہوں گے۔ ۵ تا ۱۲ جولائی ۱۹۵۵ء و ۲۶ دسمبر ۱۹۵۵ء تا ۲ جنوری ۱۹۵۶ء ہر روز ایک پرچہ ہوا کرے گا۔ مجوزہ فارم درخواست اور دیگر ضروری کوائف کے لئے سیکرٹری صاحب گورنمنٹ آف پاکستان منسٹری آف کامرس کراچی کو منی طلب کریں۔ جولائی والے امتحان کے لئے درخواست بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۵ مئی ہے۔ اور دسمبر والے کے لئے ۱۵ اکتوبر ہے۔

(سول لاہور ۳/۵۵ ۱۹)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

فکر و نظر

مرتبہ خورشید احمد

"مساجد میں مفاسد وفتن"

روزنامہ نوائے پاکستان "انقلاب جسیم غازی مصطفےٰ کمال اتاترک" کے سوانح حیات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتا ہے۔

"غازی اعظم کی تجدید خواہی کے عمل نے ان برائیوں کی بھی اصلاح کی جو مسلمانان ترکی کی دینی زندگی میں سرایت کر گئی تھیں مفت کی روٹیوں پر پلنے والے عصیاں کار گروہ شائخ کو جنہوں نے تصوف کے نام پر طرح طرح کی نخش کاریوں کے اڈے قائم کر رکھے تھے بھلے انسانوں کی سی زندگی بسر کرنے کے لئے مجبور کیا۔ اور ان تکیوں اور خانقاہوں کی اصلاح کی۔ جن میں شیاطین مشائخ کا لباس پہن کر پرورش پاتے تھے مساجد میں ائمہ کے تقرر اور خطبات کو منظم کر کے ان تمام مفاسد وفتن کی روک تھام کی۔ جو دین کے نام پر اٹھائے جاتے تھے۔"

(نوائے پاکستان ۲۴ فروری ۱۹۵۵ء)

مندرجہ بالا سطور اگر کوئی اور لکھتا۔ تو "نوائے پاکستان" نے فوراً توہین علماء کا فتوے صادر کر دینا تھا۔ بہرحال مقام شکر ہے۔ کہ یہ الفاظ خود نوائے پاکستان میں اس کے مدیر مولانا میکش نے لکھے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے ملک کے متعلق نہ سہی کم از کم ایک اور اسلامی ملک کے متعلق تو یہ تسلیم کرنے کی جرأت کی ہے۔ کہ وہاں کی مساجد میں "دین کے نام پر" مفاسد وفتن اٹھائے جاتے تھے۔ اور یہ کہ مصطفےٰ کمال اتاترک نے ان کی روک تھام کر کے ایک قابل تعریف قدم اٹھایا تھا۔

نعروں کا اسلام

لائلپور کا روزنامہ "اعلان" لکھتا ہے:۔

"اگر ہم سچے دل سے یہ چاہتے ہیں کہ ہم فی الواقعہ ایک دوسرے سے مربوط ہوں۔ اور ہم دنیا میں قرآن و اسلام کے سہارے ترقی و اتحاد کی منازل طے کریں۔ تو ہمیں تقریروں۔ تحریروں اور نعروں کے اسلام کی جگہ عمل و اعتقاد کے اسلام کو اپنانا ہوگا۔ اس کی حکمرانی کو اپنے دل و دماغ پر قائم کرنا ہوگا۔"

"وہ اسلام جو محض زبانوں پر جاری ہو۔ نہ اس کی گرفت دلوں پر ہو نہ اس کا سکہ دماغوں پر چلتا ہو۔ اور نہ اس کی حکمرانی اس کا کلمہ پڑھنے والے اجسام پر قائم ہو۔ ایسا اسلام نہ افراد کو باہم مربوط کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی ان میں وہ اتحاد پیدا کر سکتا ہے۔ جو قومی زندگی کی جان ہے۔"

("اعلان" ۱۰ مارچ ۱۹۵۵ء)

نصیحت تو بڑی اچھی ہے بشرطیکہ اس پر عمل کیا جائے۔ لیکن اگر حالت یہ ہو کہ "اسلام کی نقیب و داعی" کہلانے والی جماعت بھی تحریروں تقریروں اور نعروں کے اسلام میں ہی الجھ کر رہ گئی ہو تو افراد کے دل و دماغ پر اسلام کی حکمرانی کس طرح قائم ہو سکتی ہے؟

"امید کی کرن"

بھارت کے مشہور کانگرسی راہنما اور وہاں کے سابق گورنر جنرل مسٹر راجگوپال اچاریہ نے ناگپور یونیورسٹی میں نوجوان گریجوایٹوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میرا عقیدہ ہے اور تاریخ بھی اس عقیدے کی شاہد ہے کہ جب تک زندگی میں مذہب اور اخلاقی پاکیزگی کو نمایاں حصہ نہ دیا جائے گا۔ اور زندگی کے ہر شعبہ کو اسی معیار سے جانچا اور پرکھا نہ جائے گا۔ انسان اور سماج کی مصیبتوں پریشانیوں اور الجھنوں میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا جائے گا۔"

آپ نے مزید فرمایا:۔

"آج شک و شبہ کے دور میں یہ کہنا آسان ہے کہ خدا کا وجود نہیں یا روحانیت کی دنیا کو ضرورت نہیں مگر ٹھوس حقیقت یہی ہے کہ اصلی مسرت اور اطمینان کا راستہ یہی ہے ... مذہب ایک زندہ طاقت ہے۔ جو بے آسرا کو آسرا نا امید کو امید اور سہارا دیتی ہے۔ اس طاقت کو حقیر یا بے کار نہ سمجھئے۔ آج دنیا ایک عجیب اور ہولناک کش مکش سے دوچار ہے۔ اور انسانیت کو زبردست خطرہ لاحق ہے۔ اگر امید کی کرن کہیں بھی نظر آتی ہے تو وہ مذہب اور روحانیت ہی کے سایہ میں ہے۔"

(صدق جدید ۴ مارچ ۱۹۵۵ء)

یہ ایک بڑی ہی سچی اور قابل قدر نصیحت ہے جو گویا قرآن پاک کے ان الفاظ ہی کی توضیح و تشریح ہے کہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (ترجمہ خوب جان لو کہ دلوں کی تسکین اور اطمینان کا واحد ذریعہ اللہ تعالیٰ کی یاد ہی ہے۔)

دہریت و مادیت کے اس دور میں ایسی نصیحت اور پھر وہ بھی ایک غیر مسلم کی زبان سے!

یقیناً یہ ثبوت ہے اس بات کا مذہب کی ضرورت اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی جستجو فطرت کی ایک آواز ہے۔ یہ ایک انسانی تقاضا اور تڑپ ہے۔ ایسا تقاضا اور ایسی تڑپ جسے کفر و الحاد کے ہزاروں پردے بھی چھپا نہیں سکتے!

اگر ایک غیر مسلم فکر و تدبر کے ذریعہ اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے۔ کہ "امید کی کرن" "مذہب اور روحانیت ہی کے سایہ میں ہی نظر آ سکتی ہے" تو یقیناً ایک سچے مسلمان کے دل میں تو مذہب کی قدر و قیمت اور روحانیت کا احترام اس سے ہزاروں گنا زیادہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ اسلام ایسے بے نظیر مذہب کا حامل ہے اسے قرآن مجید جیسی عظیم الشان آسمانی روشنی حاصل ہے۔ جو شکوک و شبہات کو دور کر کے انہیں کامل اور زندہ یقین سے منور کرنے کی صلاحیت اپنے اندر رکھتی ہے۔

سچائی قائم کرنیکے دعویداروں کی غلط بیانی

از مکرم چودھری عبدالواحد صاحب نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ

آج کل جماعت اسلامی کے صالح ممبروں کو یہ غم کھائے جا رہا ہے۔ کہ پاکستان سے دیانت امانت اور صداقت اٹھ گئی ہے۔ ملک کی حکومت پر نااہل خائن اور غیر صالح لوگوں کا قبضہ ہے۔ ملک کی اس گرتی ہوئی حالت کو دیکھ کر مسلمانوں نے جماعت اسلامی کو مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ اسلام کی اس ڈوبتی ناؤ کو سنبھالا دیں۔ اور ان نااہل لوگوں کو جو حکومت پر قبضہ کئے ہوئے ہیں۔ اور جو پاکستان میں مسلمانوں کے دلوں سے اسلام کا نقش مٹانے پر تلے ہوئے ہیں۔ ان کو الگ کر کے حکومت کے کاروبار کا بوجھ اپنے کندھوں پر لے کر اسلام اور مسلمانوں پر احسان کریں۔ ان کو خود تو کوئی خواہش نہیں۔ مگر "اہل اللہ والوں" کو لوگوں نے مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ آگے بڑھیں اور ان کی خاطر یہ قربانی کریں۔

جماعت اسلامی کے اخبار اپنی نیکی اور تقدس کا صبح و شام ڈھنڈورہ پیٹتے رہتے ہیں۔ گویا اسلام کے لئے سارے جہاں کا درد انہی کے سینوں میں آ کر جمع ہو گیا ہے۔ بقول ان کے اس گئے گزرے زمانہ میں دیانت و صداقت کو قائم کرنا ان کا مقصد ہے۔ مگر جیسا کہ اہل علم جانتے ہیں یہ ڈھنڈورہ وقتی نمائش اور محض حصول مقصد کے لئے ہے نہ کہ مسلمانوں کی حقیقی ہمدردی اور بھلائی کی خاطر۔ ورنہ کون نہیں جانتا۔ کہ یہ لوگ قدم قدم پر غلط بیانیاں کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے تقدس کی دورنگی رچا رکھی ہے۔ اب دنیا میں سچائی قائم کرنے والے صالحین میں سے ایک صالح کا شاہکار ملاحظہ ہو۔ کہ ہر گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک "صالح" ممبر بنفس نفیس ربوہ تشریف لائے۔ مختلف مقامات کا بچشم خود مشاہدہ فرماتے ہوئے چلتے چلتے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ آگے فرماتے ہیں:۔

"ذرا آگے بڑھے تو جلسہ گاہ کے تین بڑے بڑے اور اونچے اونچے جھنڈے دکھائی دیئے۔ جو پاکستانی جھنڈوں کے رنگ ڈھنگ کے تھے۔ لیکن ان میں بعض اختلاف محسوس ہو رہے تھے۔ قریب جا کر معلوم ہوا کہ پاکستانی جھنڈے کے وسط میں قادیان کی مسجد اقصےٰ کا منارۃ المسیح بنایا گیا ہے۔ میں یہ منظر دیکھ کر ٹھٹک گیا۔ میرا ذہن اس منارے کی تاریخ اور اس کے پاکستانی جھنڈے کے وسط میں لگائے جانے کے پس منظر میں کھو گیا"

(تسنیم لائلپور ۵ فروری ۱۹۵۵ء)

پاکستانی جھنڈا ہر سال اس موقعہ پر لہرایا جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی لہرایا جاتا رہے گا۔ مگر پچاس ہزار کے مجمع میں سے کسی ایک کو بھی پاکستانی جھنڈے کے وسط میں قادیان کی مسجد اقصیٰ کا منارۃ المسیح بنا ہوا نظر نہ آیا۔ اگر آیا تو اس ایک "صالح ممبر" کو جو اس جماعت کا نمائندہ ہے۔ جو دنیا کی ہدایت کے لئے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور سمجھتی ہے۔ اور جنہوں نے بزعم خود محض مسلمانوں کی بھلائی کی خاطر پاکستان سے جھوٹ کو مٹا کر سچائی کو پھر سے

(باقی دیکھیے صفحہ ۷ پر)

عالم جسمانی اور عالم روحانی

(۲)

(از مکرم فضل الٰہی صاحب انوری بی ایس سی)

پھر محققین علوم فلکیات کا کہنا ہے۔ کہ ہو سکتا ہے کہ یہ کہکشانی نظام اپنی تمام کائنات سمیت کسی اور نامعلوم مرکز کے گرد گھوم رہا ہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی پیدا کردہ کائنات انسانی حد و لبت سے باہر ہے۔ اور انسان اپنی محدود عقل اور علم کے ساتھ کیا جانے کہ خدا تعالیٰ کی کتنی کائناتیں موجود ہیں۔ جن تک انسانی نظر کی رسائی ممکن نہیں۔

اس کے مقابل پر کائنات عالم روحانی کا نظام دیکھئے۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش کو اپنی آیات میں سے قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ ومن اٰیاتہٖ خلق السمٰوٰت والارض۔ آیت کے معنی دلیل اور علامت کے بھی ہوتے ہیں۔ گویا فرقان الٰہی میں اس طرف اشارہ موجود ہے۔ کہ آسمان و زمین کی تخلیق اور ان کا نظام کسی اور اعلیٰ نظام پر دلالت کر رہا ہے۔ اور وہ وہی نظام ہے۔ جو عالم روحانی کی تخلیق میں کارفرما ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں دنیاوی آسمان کی زینت کے لئے کواکب کا سلسلہ پیدا کیا ہے۔ جو اس دنیا کو منور کرتے ہیں۔ اور جن کو دیکھ کر سمندر اور خشکی پر چلنے والے مسافر رات کو بھی اور دن کو بھی راہ پاتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے روحانی آسمان کی زینت کے لئے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ جو روحانی دنیا کی تاریکیوں اور ظلمتوں کو دور کر کے اپنی نورانی شعاعوں سے اسے منور کرتے رہتے ہیں۔ ہر نبی اپنے اپنے زمانہ میں بمنزلہ سورج کے ہوتا ہے۔ وہ اپنی امت کا مرکزی نقطہ ہوتا ہے۔ جس کے گرد اس کے روحانی سیارے یعنی اس کے متبعین اس کی روحانی کشش یعنی قوت قدسیہ کی بدولت چکر لگاتے ہیں۔ اور اپنی استعداد فطری کے مطابق اس سے فیضان پاتے اور روحانی طور پر اس کے قرب کے مختلف مدارج کو طے کرتے اور اسکی تاثیرات روحانیہ سے اثر پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ وہ نبی اپنی روحانی روشنی کی بدولت جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اسی کی ذات میں رکھ دی جاتی ہے۔ گمراہی کی تاریکی میں پڑی ہوئی دنیا کو منور کرتا ہے۔ جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اللّٰہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمٰت الی النور (البقرہ ع ۳)

اور یہ ظلمت سے نور کی طرف اخراج سنت الٰہی کے مطابق انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ ہی ہوتا ہے۔ ہر نبی نے اپنے اپنے وقت میں آکر ایک نظام شمسی قائم کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے ذریعہ ایک نظام شمسی قائم ہوا۔ اور وہ جنت جس میں حضرت آدمؑ اور آپ کے رفقاء کو رکھا گیا۔ وہ دراصل وہ نظام ہی تھا۔ جو آپ کی شریعت کے ذریعہ دنیا میں قائم ہوا۔ آپ اس نظام کا مرکزی نقطہ تھے۔ اور وہ نظام اس سکون۔ عافیت اور وحدت خیالات کی بدولت جو ہر نظام کا طبعی خاصہ ہوتا ہے۔ جنّت کہلایا۔

اسی طرح حضرت نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ اور عیسیٰ علیہم السلام کے ذریعہ روحانی دنیا میں نظام ہائے شمسی قائم ہوئے۔ اور یہ انبیاء کرام ان نظام ہائے شمسی کا مرکز تھے۔ ان سے نکلنے والے سیاروں نے حسب استعداد ان سے روشنی پائی اور روشن ہو کر باقی دنیا کو بھی منور کیا۔

عالم روحانی کے ان نظام ہائے شمسی کے بعد پھر ایک بہت بڑا نظام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ قائم کیا گیا۔ وہ نظام ایسے تمام نظاموں سے زیادہ وسیع الاثر اور زیادہ قوی الاثر تھا۔ کیونکہ آپ تمام دنیا کا روحانی مرکز بنے۔ آپ کے گرد دنیا کی تمام قوموں کے لئے گردش کرنا اور آپ کی نورانی شعاعوں سے روشنی پا کر منور ہونا مقدر تھا۔ جبکہ دوسرے انبیاءؑ مخصوص زمانوں اور مخصوص قوموں کا مرکز بنے۔

یہ بہت بڑا روحانی مرکز کائنات عالم کے بڑے مرکز کی طرح نہ صرف ایک ایسے نظام کا مرکز بنا جو دوسرے سب نظاموں سے زیادہ وسیع اور ہمہ گیر تھا۔ بلکہ روحانیت کے اس مقدس اور مطہر مرکز کی قوت قدسیہ کو اس قدر وسعت عطا ہوئی۔ کہ وہ تمام گذشتہ زمانوں کا احاطہ کرتی چلی گئی۔ اور تمام ان نظام ہائے شمسی کو اپنے احاطۂ اقتدار میں لے لیا۔ جو گذشتہ انبیاء کے ذریعہ دنیا میں قائم ہوئے۔ یعنی تمام سابقہ روحانی سورج مع اپنے سیاروں کے اس بڑے روحانی سورج کی قوت قدسیہ سے متاثر ہو کر اس کے گرد گھومنے لگے۔ اسی کی طرف قرآن کریم کی یہ آیت اشارہ فرماتی ہے۔

ولٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین۔

کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ صرف تمام مخلوقات موجودہ کا مرکزی نقطہ ہیں۔ بلکہ تمام گذشتہ انبیاءؑ کے لئے بھی ایک مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور سورہ آل عمران میں واذ اخذ اللّٰہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہٖ ولتنصرنہ میں انبیاءؑ کے جس عہد کا ذکر ہے۔ اس میں بھی اس طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ تمام انبیاءؑ نے اپنے وقت میں ایک عظیم الشان وجود کی مرکزیت کو تسلیم کیا۔ اسی طرح اسراء کی رات کے ذکر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت آتا ہے۔ کہ آپ کو تمام انبیاءؑ کی امامت کا شرف عطا کیا گیا۔ اس سے بھی صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان وجود کو تمام انبیاءؑ کا مرکزی نقطہ قرار دیا۔ کیونکہ امام اپنی جماعت میں ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کے ساتھ تمام جماعت کا قیام وابستہ ہوتا ہے۔ اسی لئے آپ نے فرمایا۔ انا سید ولد اٰدم۔ کہ میں تمام انسانوں کا سردار ہوں۔ اور ان انسانوں میں پہلے انبیاء بھی شامل ہیں۔ سردار کا مطلب یہ ہے۔ کہ آپؐ تمام انسانوں کے متبوع اور مطاع ہیں۔ اور نیز فرمایا۔ لو کان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی۔ یعنی اگر یہ انبیاءؑ زندہ ہوتے۔ تو آپ کے متبعین میں سے ہوتے۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان گذشتہ انبیاءؑ کے لئے بھی بمنزلہ مطاع کے ہیں۔

اگر کوئی کہے کہ مادی نظام کائنات کے مرکز کا وجود تو پہلے تھا۔ اور پھر اس سے تمام دیگر ستارے نکلے۔ اس لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مشابہت اس مرکز سے کیسے ہو سکتی ہے۔ کیونکہ آپ تو تمام انبیاء کے آخر میں پیدا ہوئے۔ تو اس شبہ کے ازالہ کے لئے وہ حدیث موجود ہے۔ جس میں آپ نے فرمایا۔ کہ اول ما خلق اللّٰہ نوری۔ کہ سب سے پہلے جس روحانی وجود کی تخلیق ہوئی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مطہر اور مقدس ذات کا ہی نور تھا۔ حدیث قدسی لولاک لما خلقت الافلاک کا بھی یہی مطلب ہے۔ کہ عالم روحانی کی یہ بلندیاں اور وسعتیں اور روحانی آسمان کے درخشندہ ستارے خدا تعالےٰ نے اسی ایک روحانی سورج کی بدولت پیدا کئے۔ جسے اس عالم روحانی کا مرکزی وجود ہونے کا فخر حاصل ہوا۔

پھر جس طرح مادی کائنات عالم بعض اور غیر معلوم اور غیر مشہود کائنات کے ساتھ مل کر ایک اور بہت بڑے مرکز کے گرد گردش کرتی ہوئی متصور کی گئی ہے۔ اسی طرح عالم روحانی کی کائنات بھی جس کا مرکزی نقطہ سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقدس ترین وجود قرار دیا جا چکا ہے۔ اور بہت سے عالموں سمیت جن کا وجود قرآن کریم کی رو سے متحقق ہے۔ مثلاً عالم ملائکہ اور عالم جنات وغیرہ ایک غیر مشہود مرکز کے گرد گردش کرتی ہے۔ اور وہ مرکز وہ سب سے بڑا مرکز خدائے ذوالعرش وقدوس کی پاک اور مطہر ترین ذات ہے۔ جو جملہ عالمین کا نقطہ مرکزی ہے۔ اور روحانی طور پر ان عالمین میں عالم اشجار۔ عالم نباتات اور عالم جمادات وغیرہ بھی شامل ہیں۔ کیونکہ یہ بھی ایک قسم کے ملائک ہی ہیں۔ جو اس ذات واحد کی تسبیح و تحمید کرتے اور اس کی حمد و ثنا کے گن گاتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا:۔

تسبّح لہ السمٰوٰت السبع والارض ومن فیھن وان من شیٔ الا یسبّح بحمدہٖ ولٰکن لا تفقھون تسبیحھم (بنی اسرائیل ۵)

گویا وہ ذات بابرکات ان سب اشیاء کا مرکزی نقطہ ہے۔ جو آسمانوں اور زمین میں پائی جاتی ہے۔ وہی ذات واحد جس کا نام حی اور قیوم ہے۔ ان روحانی عالموں کے صدور کا باعث بنی۔ اور اب یہ سب اسی کی کشش کی بدولت قائم و دائم ہے۔ اسی کا پُرحکمت ہاتھ موجودات عالم روحانی اور جسمانی کو تھامے ہوئے ہے۔ اسی لئے خدا تعالےٰ کی ذات کو علت العلل قرار دیا گیا ہے۔ اسی کے دستِ قدرت نے "کن" کے اٹل اشارے سے یہ سلسلہ سمٰوٰت والارض روحانی اور جسمانی پیدا کیا۔ اور پھر ان کے نظام میں وحدت اور تناسب کی خوبصورتی کو پیدا کر کے اسے اپنی ذات کے لئے بطور شاہد قرار دیا۔

پس اے خدا کی ہستی کا انکار کرنے والو! دیکھو تو سہی کہ کارخانہ عالم میں اس قدر یک رنگی وحدت اور تناسب کے باوجود تم پھر بھی اس کے چلانے والے کے وجود کا انکار کرتے ہو۔ اگر یہ اشیاء خود بخود پیدا ہو گئیں۔ تو ان میں اس عظیم الشان مناسبت کو کس نے پیدا کیا۔ جو کائنات کے بڑے سے بڑے کرّوں سے لے کر اس کے انتہائی باریک ذروں تک میں موجود ہے۔

اور اے توحید باری کے منکرو۔ بتاؤ تو سہی کہ عالم روحانی اور جسمانی میں اس قدر مشابہت اور مماثلت کیوں ہے۔ کیا دو یا تین خداؤں کی پیدا کردہ اشیاء میں یہ مشابہت ممکن تھی کیوں نہ ہر ایک نے اپنی اپنی مرضی پر عمل کیا۔ اگر کہو ایک کی مرضی دوسرے کے تابع ہو گئی۔ تو کیا خدا بھی کسی دوسرے کے تابع ہوا کرتا ہے۔ تم اس قدر وسیع پیمانے پر موجود مشابہت اور تناسب کو اتفاقی حادثہ بھی قرار نہیں دے سکتے۔ پس سوچو کہ کیا اس قدر گہری اور وسیع مشابہت ایک سے زیادہ خداؤں کی خلقت میں پائی جا سکتی ہے

اور اے مادی علوم کے اجارہ دارو۔ روحانیت سے تمہاری آنکھ کیوں اندھی ہو گئی۔ کیوں مادی نظام کا سا نقشہ تمہیں روحانی اشیاء میں نظر نہیں آتا۔ کیا تمہاری مادی علوم کی بلند پروازیاں تمہاری روحانیت کے اسرار اور دقائق کے حل و انکشاف کے لئے رہنمائی کرنے کے لئے کافی نہیں۔

اور اے اسلام اور قرآن کی عظمت کے منکرو۔ کیا کوئی اور مذہب یا کوئی اور کتاب معرفت کے اس قدر وسیع خزائن پیش کرنے کی قابلیت رکھتی ہے۔ تم کیوں علوم ظاہری و باطنی کے اس شیریں چشمے سے سیراب نہیں ہوتے۔ کب تک تم عرفان و حکمت کے اس قیمتی خزانے سے محروم رہنا گوارا کرتے رہو گے۔

آسمان گرائیگا اور زمین اُٹھائیگی

خدا کے فرشتے ہر جگہ پر انتظام کرتے پھرینگے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام کہ "اگر چاہتے ہو کہ میری نگرانی میں اسلام کی فتح کا دن دیکھو تو دعاؤں اور قربانیوں میں لگ جاؤ"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ پیغام الفضل اخبار میں نکل چکا ہے۔ آپ نے پڑھا ہوگا۔ یا سنا ہوگا کیا آپ کا پڑھ یا سن لینا کافی ہے۔ نہیں۔ بلکہ اس پر عمل کرنا اور متواتر عامل ہونا ضروری ہے۔

(۱) اب آپ اپنے دل میں غور کریں کہ کیا آپ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے روزانہ نمازوں میں اور تہجد کی نماز میں بھی اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرتے ہیں۔ اور آپ نے اسکو اپنا معمول بنالیا ہے۔

اگر حضور کا پیغام پڑھ یا سن کر وہیں چھوڑ آئے ہیں۔ تو سوچیں۔ آپ نے حضور کے ارشاد پر کیا عملاً قدم اٹھایا ہے۔ اب اس پر یہ عہد کریں کہ روزانہ حضور کے لئے دعائیں کرینگے

(۲) پھر آپ سے حضور نے قربانیوں میں لگ جانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس تسلسل میں آپ سے

(الف) یہ مطالبہ ہے کہ "دوستوں نے سفر امریکہ کے لئے گذشتہ شوریٰ پر ایک چندہ کی تحریک کی تھی مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ "حفاظت خاص" یعنی جماعت احمدیہ" کے امام کی حفاظت کے لئے جو رقم تجویز کی گئی تھیں۔ گو کافی روپیہ اس میں آیا ہے۔ مگر جتنی ضرورت ہے اتنا نہیں آیا۔ اسلئے میں اپنے محبوں اور مخلصوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ فیصلہ جو خود ان کا ہے کم سے کم اسے پورا کرنے کی کوشش کریں تاکہ غیروں کے سامنے شرم اور ذلت محسوس نہ ہو"

آپ حضور کا ارشاد پڑھ کر بتائیں کہ کیا آپ نے شوریٰ کے موقعہ پر جو وعدہ کیا تھا۔ یا جو وعدہ آپ نے بعد میں کیا تھا۔ کیا اسے پورا کر دیا۔ اگر آپ کا جواب نفی میں ہے۔ تو اب تو حضور بفضل خدا سفر یورپ پر تشریف لے جانے والے ہیں۔ آپ اپنا وعدہ کردہ حصہ فوراً ادا کر دیں

اگر آپ نے وعدہ نہیں کیا اور آپ کو اس کا علم اب ہی ہوا ہے۔ تو آپ اب اس میں حصہ لیں۔ مگر سب سے ضروری یہ ہے۔ کہ یہ روپیہ فوری "خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ" میں ارسال کر دیں۔

(ب) دوستوں کو میں اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ قادیان میں ایک "امانت فنڈ" کی تحریک کی تھی وہ یہ تھی کہ

قادیان کی ترقی کے لئے احباب کثرت سے امانتیں قادیان میں جمع کرائیں۔ خاص خاص وقتوں پر اپنی اغراض کے لئے خلیفہ وقت اور جماعت بوقت ضرورت کچھ قرض لیا کرینگے اس سے احباب کا روپیہ بھی محفوظ رہے گا اور بغیر ایک پیسہ چندہ لئے جماعت کے کام ترقی کرتے چلے جائیں گے۔

قادیان میں اس تحریک کے مطابق ترقی کرتے کرتے ستائیس لاکھ روپیہ اس امانت میں پہنچ گیا تھا۔ اور بغیر ایک پیسہ کی مدد کے احباب کرام سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق پا جاتے تھے۔ چنانچہ اس تحریک کا نتیجہ تھا کہ پارٹیشن کے بعد جب سارا پنجاب لٹ گیا۔ تو جماعت احمدیہ کے افراد محفوظ رہے۔ اور ان کی امانت کے ذریعہ پاکستان میں دوبارہ پاؤں جمانے کا موقعہ مل گیا ——— اگر اب بھی دوست میری بات کو مانیں گے تو انشاء اللہ بڑی بڑی برکتیں حاصل کریں گے

انہیں اغراض کے ماتحت روپیہ جمع کرانا ہوگا جو میں نے اوپر بیان کی ہیں۔ تحریک جدید۔ صدر انجمن اور میں انشاء اللہ ذاتی طور پر ان امانتوں کے واپس کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ جس طرح پہلے دور میں ذمہ دار تھے۔ اور ایک ایک پیسہ احباب کو واپس کر دیا تھا۔

روپیہ کا گھر میں پڑا رہنا یا سونے کی صورت میں عورتوں کے پاس رہنا قومی ترقی کے لئے روک ہے۔ اس لئے اپنی اولادوں کی ترقی کی خاطر اور پشتوں کی ترقی کی خاطر اپنی آمدنی میں سے تھوڑی ہو یا بہت۔ پس انداز کرنے کی عادت ڈالو اور امانت کے طور پر تحریک جدید یا صدر انجمن کے خزانہ میں جمع کراتے رہیں۔ اور اس کا نام "امانت خاص" رکھیں۔ اور یہ امانت اوپر کے بیان کردہ اغراض کے لئے ہوگی صرف اتنا فرق ہوگا کہ جو شخص اپنی امانت میں سے دس ہزار روپیہ یا اس سے زائد لینا چاہے تو اسے عام طور پر سات دن کا نوٹس دینا ہوگا۔ مگر یہ ضروری نہیں۔ امانت داروں کی ضرورت کے مطابق فوری روپیہ بھی ادا کر دیا جائے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ سلسلہ کی تمام خواتین اور مرد میری اس تحریک پر لبیک کہیں گے۔ اور بغیر پیسہ خرچ کرنے کے دین و دنیا کے لئے ثواب عظیم کمائیں گے۔ اور انشاء اللہ یہ امانت ان کی مالی ترقی کا بھی موجب ہوگی۔

چونکہ یہ موقت امانت ہوگی۔ جس کے لئے آٹھ دن کے نوٹس کی شرط ہوگی یہ قرضہ بن جائے گا۔ اور زکوٰۃ سے آزاد ہوگا اور ان کے کام میں کوئی نقص نہیں ہوگا

اگر جماعت کے مرد اور عورتیں اس طرف توجہ کریں تو پندرہ بیس لاکھ روپیہ چند روز میں جمع ہونا مشکل نہیں۔ اور یورپ کا سفر اور سلسلہ کا کام بسہولت جاری رہ سکیں گے۔ اور مالی اعتبار سے بھی مجھے بے فکری رہے گی۔ اب حضور ایدہ اللہ کے مندرجہ بالا ارشادات کا خلاصہ یہ ہے۔ جس پر ہر احمدی مرد و عورت نے عمل کرنا ہے۔ اور عمل بھی فوری کرنا ہے۔ تا چند روز کے اندر روپیہ جمع ہو جائے۔

(۱) اگر آپ نے مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق وعدہ کیا ہوا ہے اور اب تک ادا نہیں کیا۔ تو سب سے پہلے یہ وعدہ ادا کریں۔ لیکن اگر آپ نے وعدہ نہیں کیا۔ تو اب چونکہ سفر یورپ کے لئے حضور تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ جس قدر بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکتے ہیں لیں لیکن اس کا روپیہ فوری خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ارسال کریں۔ کیونکہ اس روپیہ کی فوری ضرورت ہے

(۲) آپ کے پاس روپیہ ہے۔ جو آپ نے بنک وغیرہ میں رکھا ہوا ہے۔ تو وہ جس قدر ہے سارا حضور کے اس ارشاد کے ماتحت "امانت خاص" میں تحریک جدید کی مد میں یا صدر انجمن احمدیہ کی مد میں ارسال فرما دیں۔ آپ کو جب بھی ضرورت ہوگی آپ کو مطابق شرائط فوراً واپس مل جائے گا۔ اور آپ کی ضرورت بھی پوری ہو جائے گی۔ مگر سب سے ضروری یہ بات ہے کہ آپ ایسا روپیہ یہ پڑھتے ہی ارسال کریں۔ تا روپیہ آ جانے پر حضور کو بے فکری ہو

(۳) تیسری بات حضور کے ارشاد میں یہ ہے کہ آپ اپنی آمدنی سے پس انداز کرنے کی عادت ڈالیں۔ جس قدر بھی کم سے کم ماہوار بچا سکیں۔ وہ بچت کر کے امانت خاص کی مد میں تحریک جدید یا صدر انجمن احمدیہ میں ارسال کریں۔ تا یہ تھوڑی سی بچت آپ کے اور آپ کے اہل و عیال کے لئے ضرورت کے وقت کام آوے۔

حضور ایدہ اللہ نے جس ستائیس لاکھ کی امانت کا ذکر فرمایا ہے وہ وہی ہے جس کا اعلان حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۳۴ء میں جب احرار اپنا سارا لاؤ لشکر لے کر حملہ آور ہو رہے تھے فرمایا تھا جس سے حفاظت قادیان مقصد تھا۔ اب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اسکو جو آپ کے ہی فائدہ اور آرام کے لئے ہے۔ سلسلہ کے مفاد کی خاطر آپ کے پیش کیا ہے۔ پس آپ جس قدر ماہوار بچت کر سکیں یا آپ زمیندار ہیں تو جس قدر فصلانہ بچت کر سکیں اسے امانت خاص میں ادا کریں اور ساتھ ہی یہ بھی کہ آپ کا جو روپیہ پڑا ہے۔ وہ بھی ارسال کر دیں

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں یورپ ہو آؤں تاکہ میں کام کے قابل ہو جاؤں۔ ایسی حالت میں میں بیوی بچوں کو پیچھے نہیں چھوڑ سکتا۔ اسلئے سب کو ساتھ لے جا رہا ہوں انشاء اللہ تعالےٰ"

"لوگوں کی نگاہ میں اتنے بڑے قافلے کو لے جانا عجیب معلوم ہوتا ہے۔ مگر میرا یقین ہے کہ وہ عجیب خدا ان حالات میں بھی میرے لئے عجائب ہی دکھائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ یہ مشکلات راتی کائی ہو جائیں گی۔ آسمان گرائے گا۔ اور زمین اٹھائیگی۔ اور خدا کے فرشتے ہر جگہ پر انتظام کرتے پھریں گے۔ کیونکہ آخر وہ میرے دوست اور ساتھی ہیں۔ خدا نے ہمارے درمیان دوستی اور بھائی چارہ پیدا کیا ہے۔ پس آسمان پر جبرائیل اور زمین پر جبرائیل کے مظہر کام میں لگے ہوں پھر مجھے فکر کس بات کی ہو۔ فکریں عارضی آتی ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ ان فکروں کو بھی نرم کر دے گا"

سب سے ضروری تو یہ ہے کہ آپ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان ارشادات پر فوری توجہ فرما کر عملی قدم اٹھائیں اور اپنا روپیہ ارسال فرما دیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے۔ ایسے نوجوان جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ وہ اپنی درخواست جو حسب ذیل کوائف پر مشتمل ہو ۲۵۔۳۔۱۹۵۵ء تک ناظر بیت المال ربوہ کے نام ارسال فرمائیں۔ نیز امتحان انٹرویو کے لئے ۱۱ اپریل ۱۹۵۵ء بوقت ۸ بجے صبح دفتر بیت المال میں تشریف لائیں۔

آسامیاں خالی ہونے پر پاس شدہ امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔ جنہیں امتحانی زمانہ میں ۵۰/- روپے تنخواہ اور ۱۰/- روپے مہنگائی الاؤنس بطور ٹریننگ الاؤنس دیا جائے گا۔ تسلی بخش کام کرنے کی صورت میں افسر متعلقہ کی سفارش پر ۵۰-۳-۸۰ کے گریڈ میں مستقل ہو سکیں گے محرروں کی تقرریوں کا تعلق نظارت علیا سے ہے جو پاس شدہ امیدواروں میں سے لگاتی رہے گی۔

(۱) نام امیدوار (۲) ولدیت (۳) تعلیمی قابلیت معہ نقول سرٹیفکیٹ (۴) تاریخ پیدائش معہ حوالہ سند (۵) سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو (۶) جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ (۷) سابقہ چال چلن۔ دیانت اخلاص اور دینی حالت کے متعلق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اور خدام الاحمدیہ کی تصدیق (۸) متفرق قابل ذکر امور (۹) بزرگان سلسلہ کی سفارش۔

(ناظر بیت المال)

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کا
تازہ ارشاد احباب جماعت کے نام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احباب جماعت نے الفضل مورخہ ۱۳ مارچ میں پڑھ لیا ہوگا۔ ایسے وقت جبکہ ہمارا محسن لیڈر اور دنیاوی تمام رشتہ داروں سے پیارا آقا ہم سے مطالبہ کر رہا ہے۔ خصوصیت سے جبکہ ہر احمدی کا دل حضور کی بیماری کی وجہ سے غمگین اور دست بدعا بدرگاہ الٰہی ہے ہر احمدی کی طبعی خواہش ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس آواز پر لبیک کہنے میں کسی سے پیچھے نہ رہے۔

دفتر امانت تحریک جدید نے اس موقعہ پر "امانت خاص تحریک جدید" کی مد کھول دی ہے۔ دوست اس مبارک تحریک پر عمل کرتے ہوئے کہ جس پر عمل کرنا ثواب عظیم ہے اس امانت میں روپیہ جمع کرائیں۔ جن دوستوں کا کسی بنک میں حساب ہو وہ اپنے بنک کا چیک افسر امانت تحریک جدید ربوہ کے نام بھیج دیں ہم روپیہ وصول کر کے آپ کا امانت کا حساب کھول دیں گے اور جو نقد روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھجوانا چاہیں وہ "محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ" کے نام بھیجیں مگر کوپن میں صاف تحریر فرمائیں کہ "امانت خاص تحریک جدید" میں رقم جمع کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

افسر امانت تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

رسالہ "الفرقان" کا "جماعت اسلامی نمبر"
یہ شمارہ خاص یکم مئی ۵۵ء کو شائع ہوگا

احباب کا تقاضا تھا کہ جماعت اسلامی پر ایک بے لاگ تبصرہ شائع کیا جائے۔ اُن کے خیالات و عقائد اعمال و کردار، سیاسی و مقاصد کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ رسالہ الفرقان اس غرض سے جماعت اسلامی نمبر شائع کر رہا ہے۔ یہ شمارہ عام حجم سے دو چند ہوگا بلکہ کچھ زیادہ یعنی یکصد صفحات سے زیادہ صفحات پر مشتمل ہوگا۔ سرورق مجلّد ہوگا۔ گویا اس ضمن میں یہ ایک نادر مجموعہ معلومات ہوگا۔ ہمارے فاضل دوست مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے گہری تحقیقات کے بعد ایک بسیط اور مدلل مقالہ تحریر کیا ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی قیمتی اور پر از معلومات مقالات شامل اشاعت ہو رہے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنی معلومات میں اضافہ کے لئے اور اپنے احباب تک پیغام حق پہنچانے کے لئے یہ نمبر بکثرت خریدیں۔ رسالہ کے خریداروں کے نام یہ رسالہ یکم مئی ۵۵ء کو بذریعہ ڈاک روانہ ہوگا۔ اس تاریخ سے پہلے پہلے پانچ روپے چندہ بھیجنے والے نئے خریداروں کو بھی یہ رسالہ بھیجا جائیگا۔ اس نمبر کی قیمت فی پرچہ عام طور پر ایک روپیہ ہوگی۔ دس پرچوں کے خریدار سے فی پرچہ ۱۴ آنے لئے جائیں گے۔ اور سو پرچوں کے خریدار بارہ آنے فی پرچہ کے حساب سے قیمت ادا کریں گے۔

احباب کو چاہیئے کہ مطلوبہ تعداد سے بہت جلد مطلع فرمائیں۔ جو احباب یا جماعتیں ۱۰ اپریل تک اپنی مطلوبہ تعداد کی رقم دفتر الفرقان میں بھیج دیں گے انہیں ہر دس رسالوں پر ایک رسالہ زائد پیش کیا جائے گا۔ مثلاً جو دوست مندرجہ بالا نرخ کے مطابق ۱۰ رسالوں کی قیمت ۱۰ اپریل تک بھجوا دیں گے انہیں دس کی بجائے گیارہ رسالے بھجوائے جائیں گے

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر کے لئے پتہ :۔ مینیجر الفرقان ربوہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے صدقہ اور دعا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیماری کی اطلاع ملنے کے بعد جماعت چک نمبر ۹۹ شمالی نے ایک بکرا صدقہ دیا اور اجتماعی دعا کی گئی اور غرباء میں کچھ نقدی تقسیم کی۔ غلام رسول نمبردار ساکن چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودھا

تحریک جدید کے چندے کو مضبوط کرنا ہر احمدی کا فرض ہے
میں نے اس چندے کو لازمی کر دیا ہے

(حضور ایدہ اللہ)

بیرونی ممالک میں مشنری بھجوائے جائیں۔ لٹریچر بھجوایا جائے اور اسے پھیلایا جائے۔۔۔ کمیونزم کوئی شئی چیز نہیں۔ روس نے طاقت پکڑنے کے لئے ایک نئی تھیوری بنائی ہے۔

تم نے اسلامی تعلیم کو پھیلانا ہے۔ دنیا کے پاس امن نہیں اور اسے اس وقت تک امن نصیب نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسلام کی امن بخش تعلیم ان تک نہ پہنچے۔

دنیا اندھیرے میں ہے۔ جو شخص اسلام کے سورج کو چڑھانے کے لئے مدد نہیں کرتا وہ اسے تاریکی میں رکھنے کی کوشش کرتا ہے وہ اس کا قیر خواہ نہیں کہلا سکتا۔ اس وقت تیس چالیس کے قریب مشن قائم کئے گئے ہیں۔ جن میں سے اکثر تحریک جدید کے ذریعہ قائم کئے گئے ہیں۔ ان کو مضبوط کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ چھوٹا کام ہونے کی وجہ سے ابھی مرکزی خرچ زیادہ ہے۔ اگر کام زیادہ پھیل گیا تو یہ خرچ کم ہو جائیگا۔

اول تو ہمارا یہ فرض ہے کہ ہر مبلغ کو زیادہ سے زیادہ خرچ دیں تا وہ نہ صرف یہ کہ خود اچھی طرح گذارہ کر سکے۔ بلکہ مختلف جگہوں پر دورے کر کے تبلیغ کو وسیع کر سکے۔ اسی طرح دوسرے ممالک سے مزید طالب علم بلائے جائیں اور انہیں تعلیم دے کر تبلیغ کے لئے تیار کیا جائے۔

تیسرے ضروری لٹریچر وسیع پیمانے پر تیار کیا جائے۔

چوتھے تحریک جدید کے چندہ کو مضبوط کیا جائے اور انیس سال کے دور کو اس کا اختتام نہ سمجھا جائے یہ دور تو ہمیں اس لئے ملا تھا کہ تم میں قربانیوں کی عادت پیدا ہو۔

اب میں نے اس چندہ کو لازمی قرار دیا ہے۔

جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ اس میں حصہ لینے کے لئے پانچ روپیہ چندہ دینے کی شرط ہے۔ لیکن جو شخص پانچ روپیہ چندہ نہ دے سکے وہ اپنے ساتھ چار اور اشخاص ملا کر پانچ روپیہ دے دے۔ لیکن یہ پانچ کا عدد حساب کی سہولت کیلئے قائم رہے گا۔ تحریک جدید میں اب بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ کوئی احمدی تحریک جدید سے باہر نہ رہے۔ اور وہ جو دور اول والے ہیں اگر ان کے ذمہ کسی سال کا بقایا بھی ہے تو وہ ادا کریں تا ان سے تحریک جدید کے مبلغوں کو لٹریچر وغیرہ بھجوانے میں مدد ہو۔ اور ان کا نام بھی انیس سالہ فہرست میں آجائے۔ (وکیل المال)

درخواستہائے دعاء

(۱) میری اہلیہ نذیرہ بیگم کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور براہ اپریشن میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں بزرگان سلسلہ کامیاب اپریشن اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

حاجی غلام حیدر باجوہ محلہ دارالصدر ربوہ

(۲) اللہ تعالیٰ نے مجھے تین بچے عطا کئے ہیں۔ احمدی بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے نیک۔ لائق اور خادم دین بنائے نیز میرے گناہوں کو معاف فرما کر مجھے پریشانیوں سے نجات بخشے۔ (آر۔ پی۔ قریشی)

(۳) ہمارا بی۔ اے کا امتحان شروع ہونے والا ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کامیابی و کامرانی عطا فرمائے (محمد اکرم ڈی۔ بی مڈل سکول محمود آباد ضلع جھنگ)

(۴) بندہ بخار میں مبتلا ہے اور اسی حالت میں ایک امتحان دے رہا ہے۔ احباب صحت اور اچھے نمبروں میں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (مقبول الرحمٰن فاخر بٹالوی)

(۵) چودھری فضل الدین صاحب ننگلی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خانپور چار پانچ یوم سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز ان کی ہمشیرہ بھی چھ سات ماہ سے بیمار ہے۔ ان کی صحت کیلئے بھی احباب دعا فرمائیں۔

چودھری رشید الدین ننگلی خانپور شہر

(۶) میں امسال دسویں کا امتحان دے رہا ہوں۔ میرے بڑے بھائی نے ایف۔ ایس سی کا امتحان دیا ہے۔ نیز میری بڑی بہن نے امسال بی۔ اے (آنرز) کا امتحان دینا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ (عبد اللطیف)

(۷) میرے تین لڑکوں نے اس سال امتحان دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ ایم غلام محمد ٹیلر ماسٹر سرگودھا بلاک نمبر ۸

(۸) عزیزم مسعود احمد ریحان تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے امسال بی۔ اے کا امتحان دے رہا ہے احباب اس کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ ماسٹر کمال الدین از موضع لھو کے تحصیل نارووال

(۱۰) مکرم خواجہ عبد الکریم صاحب درویش آسنور کشمیر سابق سیکرٹری مال قریباً ڈیڑھ سال سے دماغی عارضہ کے باعث بیمار ہیں۔ مخلص احباب محض للہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ عبد الرحمٰن فیاض کلرک دفتر اخبار بدر قادیان فضیلۃ المسیح

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

۱۴۰۹۵ ع منکہ عبد الکریم ولد بڈھا صاحب قوم معل پیشہ ترکھان عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن چک ۹۶ گ۔ب چک ۱۰۰ گ۔ب ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے پاس اس وقت ایک جھوٹی (بھینس) جس کی قیمت یک صد روپیہ کے قریب ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری آمد یکصد روپیہ سالانہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ العبد عبد الکریم موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد سید اسلام پریذیڈنٹ چک ۹۶ گ۔ب۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

۱۲۶۱۶ ع۔ منکہ بہاول بخش ولد چودھری مولاداد قوم چیمہ پیشہ کاشتکاری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن چک ۵۴۳ ای۔بی ڈاکخانہ چک ۵۳۹ ای۔بی ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد منقولہ حسب ذیل ہے۔ دو راس بھینس جن کی قیمت ۶۰۰/- روپیہ ہے۔ دو راس بیل جن کی قیمت مبلغ ۴۰۰/- روپیہ۔ کل میزان ایک ہزار روپیہ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الرقوم ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ العبد بہاول بخش ولد مولاداد چک ۵۴۳ ڈاکخانہ چک ۵۳۹ براستہ بوریوالہ ضلع ملتان۔ گواہ شد محمد رفیق احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۵۴۳ ڈاکخانہ چک ۵۳۹ براستہ بوریوالہ ضلع ملتان۔ گواہ شد محمد اشرف سیکرٹری تعلیم و تربیت چک ۵۴۳ بقلم خود ۱۶

۵۲۸ ع منکہ عطا محمد ولد فضل کریم قوم آرائیں پیشہ معماری عمر ۴ سال بیعت ۱۹۱۶ء ساکن ہرنس پور عالی ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ تیس بیگھہ زمین اور ایک مکان پختہ مالیتی دو صد روپیہ۔ اس مذکورہ مالیتی تین صد ملا کر پانصد ہوئی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جس کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ چونکہ میرا گذارہ اس جائیداد مذکورہ پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمدنی پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ تیس روپیہ ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میں اس کے علاوہ کوئی رقم حصہ جائیداد غیر منقولہ اراضی و مکان کی قیمت میں سے ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں گا۔ اس کی رسید لوں گا۔ جو اصل رقم حصہ جائیداد غیر منقولہ میں سے منہا ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عطا محمد بقلم خود۔ گواہ شد اللہ بخش موصی۔ گواہ شد محمد عمر بقلم خود موصی۔ گواہ شد سید محمد علی شاہ انسپکٹر بیت المال قادیان۔

۱۳۸۷۹ ع منکہ کرم داد ولد چودھری نواب دین صاحب قوم جٹ چیمہ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی کھجور والی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اراضی تعداد پانچ کیلہ ہے۔ جس کی قیمت اندازاً پانچ ہزار روپیہ ہے۔ اور ایک ہزار روپیہ کی اراضی رہن لی ہوئی ہے۔ کل جائیداد ۶۰۰۰/- کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد کرم داد موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد جمعدار سراج دین ولد مہر دین ساکن تلونڈی۔ گواہ شد چودھری سکندر خاں نشان انگوٹھا۔

مغربی ممالک پُر امن عالمی نظام کے متمنی ہیں

شکاگو ۲۲ مارچ۔ مسٹر ہیرلڈ سٹیسن نے جن کو صدر آئزن ہاور نے تخفیف اسلحہ کے مسائل کے بارے میں اپنا مددگار خصوصی مقرر کیا ہے۔ بیان کیا کہ مغربی ممالک ایک ایسا عالمی نظام چاہتے ہیں۔ جو دنیا میں امن برقرار رکھ سکے۔

نہری پانی کا تنازع حل کرنے کیلئے جامع منصوبہ پیش کیا جائے

نئی دہلی ۲۲ مارچ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے جو وفود عالمی بنک کے زیر اہتمام واشنگٹن میں گفت و شنید کر رہے ہیں انہیں کہا گیا ہے کہ وہ نہری پانی کے تنازع کو حل کرنے کے لئے ۳۰ ستمبر تک کوئی جامع منصوبہ پیش کریں پاکستان اور بھارت کی حکومتیں اس پر غور کریں گی نیز اس منصوبہ میں عالمی بنک کی ان تجاویز پر بھی غور کیا جائے گا جو اس نے ۵ فروری ۱۹۵۴ء کو پیش کی تھیں۔ نہری پانی کی تقسیم کے متعلق تجاویز میں کہا گیا تھا۔ کہ پاکستان ۱۰۷ ملین ایکڑ فٹ پانی لے گا۔ اور بھارت ۴۴ فٹ ایکڑ۔

مغربی دریاؤں سندھ اور چناب کا پانی پاکستان کلی طور پر اپنے استعمال میں لائے گا۔ لیکن دریائے جہلم کا کچھ پانی معاوضے پر بھارت کو دیا جائے گا۔ عالمی بنک کا وفد اس وقت پاکستان کا دورہ کر رہا ہے توقع ہے کہ یہ وفد عنقریب بھارت روانہ ہو جائیگا۔

فارموسا کے مسئلہ پر جنگ چھڑنے کا خطرہ بڑھ گیا ہے (نہرو)

چنڈی گڑھ ۲۲ مارچ۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا ہے کہ مسئلہ فارموسا پر دھمکیوں کے بعد جنگ کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ لیکن اگر جنگ ہوئی تو ہم اسے اپنے ملک میں نہ گھسنے دیں گے اور نہ ہی اس میں شریک ہوں گے۔ پنڈت نہرو ایک جلسہ عام کو خطاب کر رہے تھے۔

انہوں نے کہا کہ ہم معاشی طور پر اپنے آپ کو اتنا مضبوط بنائیں گے کہ ہر خطرے کا مقابلہ کر سکیں۔ ملک کا تمام تر استحکام اس کی معیشت میں پنہاں ہے اور ہم اسے کم سے کم عرصے میں حاصل کر لیں گے۔

انہوں نے کہا اس وقت دنیا جوہری دور سے گذر رہی ہے اور ایٹمی توانائی کو عوام کی بہبودی کے لئے استعمال کرنا چاہئیے۔ بھارت بھی اسے تخلیقی ترقی کے لئے استعمال کرنا پسند کرتا ہے۔

دونوں ممالک کے عوام خوشگوار تعلقات پیدا کرنے کے خواہشمند ہیں

لاہور ۲۲ مارچ۔ بھارتی پنجاب کے وزیر اعلیٰ لالہ بھیم سین سچر نے یہاں ایک بیان میں کہا۔ کہ دونوں ہمسایہ ممالک آزاد اور خود مختار ہیں۔ لیکن ایک کی کمزوری دوسرے کی طاقت نہیں بن سکتی۔ اگر ایک دفعہ ان ملکوں کے عوام کو اس حقیقت کا احساس ہو جائے کہ وہ اپنے استحکام کے لئے ایک دوسرے کی طاقت پر انحصار رکھتے ہیں۔ تو روئے زمین پر کوئی قوت ایسی نہیں جو زیادہ سے زیادہ طاقت کے حصول کیلئے ان کی مساعی پر اثر انداز ہو سکے۔

مسٹر سچر نے ہند پاک بھارت گڈول ایسوسی ایشن کے استقبالیہ میں کہا وہ دیکھ رہے ہیں کہ سرحدات کے آر پار رہنے والے لوگ اس بات کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے سے زیادہ قریبی تعلقات پیدا کریں جب لوگ اس بات پر مائل ہو جائیں تو کوئی قیادت ان کے راستے میں حائل نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ رہنماؤں کو احساس ہونا چاہئیے کہ وہ عوام کے جذبات سے ہرگز نہیں کھیل سکتے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا دونوں ملکوں میں اہم مقصد انسان کی زیادہ سے زیادہ خدمت ہونا چاہئیے اور اس کے حصول کے لئے انہیں ایک دوسرے سے مقابلہ کی کوشش کرنی چاہئیے۔ انہوں نے اس بات پر اظہار اطمینان کیا کہ ۱۹۵۰ء میں جب وہ فرنگا لی کے وزیر اعلیٰ کو پاکستان آئے تھے اس وقت اتنے خوشگوار حالات نہیں تھے جو موجودہ وقت میں پائے جاتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جہاں زندہ قومیں بستی ہوں۔ وہاں مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن انہیں بددل نہیں ہونا چاہئیے۔ بلکہ مسائل کو حل کرنے کے لئے ذرائع تلاش کرنے چاہئیں۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان جو نزاعی امور ہیں انہیں عوام کے تعاون سے طے کرنا چاہئیے۔ اور حقدار کو اس کا مناسب حق ملنا چاہئیے۔

جاپان اور روس کے تعلقات

ٹوکیو ۲۲ مارچ۔ جاپان کے وزیر اعظم مسٹر ہاتویاما نے کہا ہے کہ وہ روس کے ساتھ جاپان کے سفارتی تعلقات قائم کرنے کی پالیسی کی وضاحت کرنے کے لئے اپنا ایک خاص سفیر امریکہ بھیجیں گے۔

فیڈرل کورٹ نے حکومت پاکستان کی اپیل منظور کرلی

سندھ چیف کورٹ کے حکمنامے منسوخ کردیئے گئے

لاہور ۲۲ مارچ۔ فیڈرل کورٹ آف پاکستان نے کل سہ پہر مولوی تمیز الدین کے مقدمہ کے سلسلہ میں سندھ چیف کورٹ کے فیصلہ کے خلاف حکومت پاکستان کی طرف سے دائر کردہ اپیل منظور کرلی ہے۔ بکثرت رائے سے یہ فیصلہ دیا ہے۔ کہ سندھ چیف کورٹ کو فیڈریشن آف پاکستان اور پانچ مرکزی وزراء کے خلاف حکمنامے جاری کرنے کا اختیار حاصل نہیں۔ کل عدالت عالیہ میں مدعاعلیہ کے وکیل مسٹر ڈنڈ ریگر نے گورنر جنرل کی منظوری کے مسئلہ پر مزید بحث کی۔ اس اہم قانونی نکتہ کے متعلق آپ کی بحث تین بجے سہ پہر ختم ہوئی۔ تو آنریبل چیف جسٹس محمد منیر نے متذکرہ فیصلہ کا اعلان کیا۔ آنریبل چیف جسٹس کے علاوہ تین فاضل ججوں آنریبل جسٹس ابو صالح اکرام آنریبل جسٹس محمد شریف اور آنریبل جسٹس ایس اے رحمٰن نے اس فیصلہ سے اتفاق کیا ہے۔ البتہ آنریبل جسٹس اے آر کارنیلیس نے اختلاف کیا ہے۔ آنریبل چیف جسٹس نے اس مختصر فیصلہ کا اعلان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ مفصل فیصلہ کا بعد میں اعلان ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ہمارے اس فیصلہ کے پیش نظر دستوریہ توڑنے کے اقدام کے متعلق فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

عدالت عالیہ نے اپنے فیصلہ میں رائے ظاہر کی ہے۔ کہ جب دستوریہ قانون آزادی ہند کی دفعہ ۸ کی ماتحت دفعہ ۱ کے تحت کام کرے۔ تو دفعہ ۶ کے مفہوم میں اس کی حیثیت لیجسلیچر آف دی ڈومینین کی ہے۔ اور دفعہ ۶ کی ماتحت دفعہ تین کے تحت گورنر جنرل لیجسلیچر کا حصہ ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲۲۳ الف کے لئے گورنر جنرل کی منظوری حاصل نہ ہونے کے باعث اس دفعہ کی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔ اور سندھ چیف کورٹ کو اس دفعہ کے تحت حکمنامے جاری کرنے کا اختیار نہیں۔ اپیل منظور کی جاتی ہے۔ اور سندھ چیف کورٹ کا فیصلہ منسوخ کیا جاتا ہے۔

اس اپیل کی سماعت یکم مارچ سے شروع ہوئی تھی۔ حکومت پاکستان کی طرف سے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر فیاض علی برطانوی وکیل مسٹر کینتھ ڈپلاک بین الاقوامی آئین کے ماہر سر آئیور جننگز۔ شیخ عبد الحق اور ڈاکٹر نسیم حسن شاہ پیش ہوئے۔ مدعاعلیہ کی طرف سے مسٹر ڈنڈ ریگر چودھری نذیر احمد مسٹر محمود علی قصوری مسٹر منظر عالم اور مسٹر شریف الدین نے پیروی کی۔

یاد رہے کہ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۴ء کو غیر نمائندہ دستوریہ کو توڑ کر مرکزی وزارت میں رد و بدل کیا تھا۔ بعد ازاں دستوریہ کے صدر مولوی تمیز الدین نے سندھ چیف کورٹ میں مقدمہ دائر کردیا۔ اور سندھ چیف کورٹ نے ۹ فروری کو فیصلہ صادر کردیا تھا۔ دستوریہ توڑنے کے احکام اور پانچ مرکزی وزراء کے تقرر کو ناجائز قرار دیا تھا اور حکم دیا تھا۔ کہ مولوی تمیز الدین کو صدر دستوریہ کی حیثیت سے فرائض ادا کرنے سے نہ روکا جائے۔ سندھ چیف کورٹ نے حکومت پاکستان کو اپیل دائر کرنے کے لئے پندرہ دن کی مہلت دی تھی۔ اور حکومت پاکستان نے ۲۱ فروری کو فیڈرل کورٹ میں اپیل دائر کی تھی۔

ایک یونٹ بنانے کے متعلق

اہم اعلان کی توقع

لاہور ۲۲ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنر پنجاب میاں مشتاق احمد گورمانی آج صبح دس بجے ایک خاص فوجی جہاز سے عازم کراچی ہو رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مغربی پاکستان کی انتظامیہ کونسل کے صدر میاں مشتاق احمد گورمانی کو گورنر جنرل نے ایک یونٹ کی سکیم کے متعلق ضروری مشورے کے لئے کراچی طلب کیا ہے۔ باخبر سیاسی حلقوں کا مولوی تمیز الدین کے مقدمہ کے متعلق فیڈرل کورٹ کے فیصلہ کے پیش نظر خیال ہے کہ گورنر جنرل چند دنوں میں مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کے متعلق آرڈیننس کی صورت میں ایک اہم اعلان کریں گے۔

ڈھاکہ میں تمام طلباء کی رہائی

ڈھاکہ ۲۲ مارچ۔ حکومت مشرقی بنگال نے ان تمام طلباء کو رہا کردینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جنہیں حال ہی میں جلسوں اور جلوسوں پر عاید کردہ پابندیوں کی خلاف ورزی کی بناء پر گرفتار کیا گیا تھا۔

لندن ۲۲ مارچ۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ روس کے وزیر ثقافت جارجی الیگزینڈر روف کو ان کے عہدہ سے برطرف کردیا گیا ہے۔

اعلان نکاح

بتاریخ ۱۸-۳-۵۵ عزیز ناصر احمد ولد ماسٹر لال دین ساکن گوجرہ شہر ضلع لائل پور کا نکاح عزیزی ناصرہ پروین دختر چودھری عبد اللطیف صاحب ساکن شہر سیالکوٹ کے ساتھ بعوض مبلغ ۱۵۰۰/- روپیہ حق مہر کے قاضی علی محمد صاحب خطیب مسجد جامع احمدیہ سیالکوٹ نے پڑھا۔ احباب جماعت احمدیہ سے خاص طور پر استدعا کی جاتی ہے۔ کہ جانبین کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ بابرکت کرے۔ آمین

خاکسار ماسٹر لال دین ساکن گوجرہ شہر ضلع لائل پور

مصر عراقی ترک دفاعی معاہدے کو تسلیم کرنے پر رضامند ہوگیا

مصر کے قومی رہنمائی کے وزیر میجر صلاح سالم کا بیان

قاہرہ ۲۲ مارچ۔ مصر نے کہا ہے کہ وہ عراقی ترک دفاعی معاہدے کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ عراق اور ترکیہ بھی عربوں کے نئے اجتماعی تحفظ کے معاہدے کو جو مصر اور شام اور سعودی عرب کے درمیان ہوا ہے تسلیم کرلیں۔ یہ الفاظ مصر کے قومی رہنمائی کے وزیر میجر صلاح سالم نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہے۔

انہوں نے کہا کہ اس صورت میں جبکہ عراق اور ترکیہ عربوں کے لئے اجتماعی تحفظ کے معاہدے کو تسلیم کرلیں۔ تو میری حکومت بھی ان کے دفاعی معاہدے کو تسلیم کرے گی۔ اور اس طرح دونوں معاہدے ایک ساتھ نافذ رہیں گے اور دونوں کا مقصد مشرق وسطےٰ کا دفاع ہوگا تاکہ یہودیوں کی سرگرمیوں کو روکا جا سکے۔

میجر صلاح سالم نے مزید کہا کہ بہت ممکن ہے کہ مستقبل قریب میں دونوں معاہدے آپس میں ضم ہو جائیں اور ان کا نتیجہ آخر کار عربوں کے اجتماعی تحفظ کے معاہدے کی صورت میں ظاہر ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت سب سے اہم کام جو تمام عرب ممالک کو کرنا ہے وہ یہ ہے کہ نجف کا جو علاقہ اسرائیل کے قبضہ میں ہے وہ اردن کو واپس دلایا جائے۔ اور اس کے لئے ہم مغربی ملکوں سے بھی رابطہ پیدا کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ اس کے حصول میں مدد دیں اور ساتھ ہی ساتھ مشرق وسطےٰ کے دفاع کی بھی ضمانت دیں۔ ادھر اسرائیل ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ وہ نجف کے علاقے کی ایک انچ زمین بھی دینے کے لئے تیار نہیں اور اس کی حفاظت کے لئے ایک ایک اسرائیلی اپنی جان دیدے گا۔

سندھ کے بجٹ میں ۲۴ لاکھ ۴۸ ہزار روپے کی بچت

حیدرآباد ۲۲ مارچ یہاں کل صبح جب سندھ اسمبلی کا بجٹ سیشن شروع ہوا تو صوبے کے وزیر اعلیٰ مسٹر محمد ایوب کھوڑو نے جو سندھ کے وزیر خزانہ بھی ہیں ۵۶-۱۹۵۵ء کے لئے بچت کا بجٹ پیش کیا بجٹ میں ۲۴ لاکھ ۴۸ ہزار روپے کی بچت دکھائی گئی ہے۔ مالگذاری کی کل آمدنی جس میں سے ایک کروڑ روپے مالیہ سے کم کئے گئے ہیں۔ دس کروڑ ۴۲ لاکھ ۸ ہزار روپے ہے۔ اور اخراجات کا اندازہ ۹ کروڑ ۱۸ لاکھ ۴۸ ہزار روپے لگایا گیا ہے۔ اس طرح ۲۴ لاکھ ۴۸ ہزار روپے کی بچت دکھائی گئی ہے۔ بجٹ پیش کرتے ہوئے مسٹر کھوڑو نے کہا کہ نئے مالی سال کے بجٹ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں زیادہ رقم رفاہ عامہ اور تعلیم کے لئے وقف کی گئی ہے اور کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا۔

بجٹ میں سندھ کی مزید ذہنی ترقی سے متعلق ایک جامع منصوبہ پیش کیا گیا ہے جس میں ۱۶ کروڑ ۱۴ لاکھ روپے کے خرچ کا اندازہ لگایا گیا ہے یہ رقم بلدیاتی فرموں اور مرکزی گرانٹ کے علاوہ ہے۔ بجٹ میں جو سکیمیں پیش کی گئی ہیں۔ ان کی تکمیل کیلئے مزید تیس کروڑ روپے کی ضرورت ہے۔

بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا ۵۵-۱۹۵۴ء میں تعلیمی ٹیکس عاید کیا گیا تھا۔ اس کو خریف میں ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

بیروت ۲۲ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنر جنرل پاکستان ۱۲ اپریل کو لبنان جائیں گے۔ کیونکہ اس تاریخ کے بعد لبنان کے صدر اٹلی اور ترکیہ کے دورے سے واپس اپنے ملک پہنچ جائیں گے۔

(پ) قائد ایوان مسٹر ایم اے کھوڑو نے اسمبلی میں بتایا کہ میر غلام علی تالپور کی گرفتاری حکومت سندھ کے احکام پر عمل میں نہیں آئی۔ بلکہ پولیس نے انہیں سازشی کے الزام میں زیر حراست رکھا ہے

تالپور کو سپیکری سے محروم کردیا گیا

حیدرآباد ۲۲ مارچ۔ سندھ اسمبلی نے کل میر غلام علی تالپور سپیکر اسمبلی کے خلاف اتفاق رائے سے تحریک عدم اعتماد منظور کر کے انہیں سپیکری کے عہدے سے محروم کردیا ہے۔ مسٹر راشدی نے تحریک پیش کرتے ہوئے میر تالپور پر الزام لگایا کہ انہوں نے سپیکر کی حیثیت سے غنڈوں کو پاس دیئے تاکہ وہ اسمبلی میں ہڑبونگ مچا سکیں (پ)